www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مفتی محمد عبدہٗ الفلاح

صاحب السنن امام ابوداؤد السجستانی

المولود ۲۰۲ھ (۸۱۷ء) --- المتوفی ۲۷۵ھ (۸۸۹ء)

نام ونسب:

نام سلیمان، والد کا نام اشعث، کنیت ابوداؤد اور نسبت ازدی بجستانی ہے۔ سلسلہ نسب حسبِ ذیل ہے:

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران۔ اشعث کے بعد کے سلسلہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے مگر مذکورہ بالا نسب نامہ صحیح ہے۔ امام کے تلمیذ ابن داسہ اور ابوعبید الآجری نے یہی ذکر کیا ہے اور تاریخِ بغداد میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔ علامہ شمسُ الحق محدّث عظیم آبادی نے بھی غایۃُ المقصود کے مقدمہ میں اسی کو درج کیا ہے۔ (۱)

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد---- صاحبُ السنن---- بجستان کے رہنے والے تھے جس کی حیثیت ایک چھوٹے سے صوبہ کی تھی ایک طرف اس کی حدود مکران سندھ سے ملتی تھیں اور بجستان کے مغرب میں ہراۃ اور جنوب مشرق میں ریگستان پھیلا ہوا تھا"

یہ ریگستان کھجور کا علاقہ ہے اور اس کا صدر مقام زرنج ہے حتی کہ زرنج ہی بجستان کے نام سے معروف ہے اور اس کی طرف نسبت بجزی بھی ہے: وھو من غرائب النسب اور مسند الوقت، ابوالوقت بجزی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بعض نے کہا کہ امام ابوداؤد بجستانہ کے رہنے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

والے تھے جو بصرہ کے حوالی میں ایک دیہات کا نام ہے تاہم یہ وہم ہے [۲] واللہ اعلم

نشأۃ و تعلیم:

امام ابوداؤد کی ابتدائی زندگی کے حالات گُم نامی میں ہیں، صرف بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ امام صِغرسنی میں ہی علم کا شوق رکھتے تھے۔ چنانچہ دکتور ابوشہبہ لکھتے ہیں:

لقد نشأ من صغره محبا للعلم والعلماء ولازمهم (تذکرۂ محدثین)

قرائن سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کیونکہ امام ابوداؤد ۱۸ سال کی عمر میں رحلتِ علمی پر نظر آتے ہیں اور ۲۲۰ھ کو بغداد وارد ہوتے ہیں، جو ان کی پہلی رحلت بیان کی جاتی ہے۔ علامہ بغدادی لکھتے ہیں۔ [۳]

"قال ابوداؤد ولدت سنة اثنتين ومائتين وصليت على عفان بن مسلم البصرى ببغداد سنة عشرين وسمعت على ابى عمر الضرير مجلسا واحدا، ودخلتُ البصرة وهم يقولون أمس مات عثمان المؤذن"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوعمری میں حدیث کے حفظ کا شوق دامن گیر ہوگیا تھا۔ چنانچہ محدثین کے طریق کے مطابق بیرونِ بلاد کی طرف رحلت سے پہلے اندرونِ سجستان اور اس کے متصل ھراۃ اور بغلان وغیرہ میں وہاں کے مشائخ سے سماع کیا اور پھر عراق وغیرہ کی طرف رحلت کی۔ امام ابو عبداللہ حاکم لکھتے ہیں:

"وقد سمع بخراسان، قبل خروجه الى العراق، فى بلده وهراة"

اس کے بعد امام موصوف بصرہ گئے اور بصرہ میں بکثرت شیوخ سے سماع کرتے اور ان کی مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ جن میں مسلم بن ابراہیم الازدی، ابو عمرو البصری (۲۲۲ھ) عبداللہ بن رجاء، ابوالولید، اور موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، ابوسلمہ البصری (۲۲۳ھ) اور ان کے ہم طبقہ شیوخ شامل ہیں۔ [۴]

بعد ازاں دیگر مراکز اسلامی کی طرف رحلات کیں۔ چنانچہ بغدادی امام موصوف کے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

متعلق لکھتے ہیں:

"هو أحد من رحل وطوّف و جمع و صنّف وكَتَبَ عن العراقيين والخُراسانيين والشاميين والمصريين والجزيريين"

یعنی مذکورہ مراکز کے شیوخ کی طرف سفر کئے چنانچہ آپ بغداد، بصرہ، مکہ، مدینہ، مصر، دمشق، حران، جزیرہ، حلب، کوفہ، واسط، حمص، تیس، مَرو، بلخ، طرطوس، رَی اور دیگر شہروں میں تحصیل علم کے لئے صعوبتیں اٹھاتے رہے اور ان رحلات میں آپ کے ساتھ آپ کے بھائی اور آپ کے صاحبزادے ابوبکر بھی شریک رہے، ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"وكان أخوه محمد بن الاشعث أسن منهٗ بقليل وكان رفيقا في الرحلة" (۵)

اکثر بلاد کے شیوخ سے روایت میں ان کا بیٹا ابوبکر بن ابی داوٗد بھی شریک ہے۔ چنانچہ جب مصر وارد ہوئے تو وہاں کے مُسنِد احمد بن صالح المصری سے سماع کے لئے گئے تو ابوبکر بن ابی داوٗد بھی ساتھ تھے اور احمد بن صالح کسی اَمرد کو حدیث نہیں سناتے تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے ابوبکر کو دیکھا تو احمد بن صالح نے اپنی مجلس میں حاضر ہونے کی اجازت نہ دی تو امام ابو داوٗد نے کہا:

"وهو وان كان أمرد، أحفظ من أصحاب اللُّحى فامتحنه بما اردت"

چنانچہ احمد بن صالح نے اس سے چند سوالات کئے اور ابوبکر نے صحیح جوابات دیئے تو شیخ نے اسے اجازت دے دی۔ بغدادی لکھتے ہیں: (۶)

"فحدثه حينئذ و لم يحدث أمرد غيره"

چنانچہ احمد بن صالح سے ابو داوٗد کی طرح ان کے بیٹے ابوبکر کو بھی سماع حاصل ہے۔

اس کے بعد امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"خرج من سجستان في طلب الحديث الى البصرة ثم دخل الى الشام و مصر و انصرف الى العراق، ثم رحل بابنه الى بقية المشائخ وجاء الى نيسابور فسمع ابنه من اسحاق بن منصور، ثم خرج الى سجستان"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بصرہ:

اور بصرہ میں مسلم بن ابراہیم (۲۲۲ھ)، عبداللہ بن رجاء، ابوالولید الطیالسی (۲۲۷ھ) موسیٰ بن اسماعیل (۲۲۳ھ) اور ان کے ہم طبقہ سے سماع کیا۔

مسلم بن ابراہیم الفراہیدی ابو عمر بصری وہ ہیں جن سے ائمہ کی جماعت کے علاوہ امام ذُہلی اور یحیٰی بن مسعود جیسے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ابن سعد، الطبقات میں لکھتے ہیں: (۷)

"کان ثقة کثیر الحدیث ومات بالبصرہ سنة اثنتین وعشرین أی بعد المائتین"

اسی طرح عبداللہ بن رجاء المکی ابو عمران البصری کے بارے میں حافظ ابن حجر تہذیب میں لکھتے ہیں: (۸)

"کان ثقة کثیر الحدیث وکان من أهل البصرة فانتقل الی مکة فنزلها الی ان مات بها"

ابوالولید الطیالسی ہشام بن عبدالملک کے بارے میں ابن سعد لکھتے ہیں:

" ثقة، ثبت، حجة توفی بالبصرة سنة سبع وعشرین ومائتین عن أربع وتسعین" (۹)

موسیٰ بن اسماعیل.... بہت بڑے مُحدث اور فقیہ تھے بصرہ میں ۲۲۳ھ کو فوت ہوئے۔

کوفہ:

اور کوفہ میں الحسن بن الربیع البدرانی، احمد بن یونس یربوعی اور ان کے ہم طبقہ سے سماع کیا۔

حلب وحران:

اور حلب میں ابو توبہ ربیع بن نافع، اور ابو جعفر النفیلی، احمد بن ابی شعیب اور چند دیگر سے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"حران" میں سماع کیا۔

حمص:

اور حمص میں حیوۃ بن شریح، اور یزید بن عبد ربہ اور دیگر سے سماع کیا۔ علیٰ ہذا دیگر مشائخ سے بھی مختلف مراکز اسلامی میں سماع کے لئے چکر لگاتے رہے، جن کے اسماء آئندہ صفحات میں تہذیبُ الکمال للمزی سے درج کرتے ہیں: (۱۰)

حافظ ذہبیؒ امام موصوف کے شیوخ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"فسمع بمكة........" القعنبي وسليمان بن حرب" (۱۱)

یہ دونوں شیخ بصری ہیں۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، ابو عبدالرحمٰن مدنی، نزیل بصرہ ۲۲۱ھ کو مکہ میں فوت ہوئے (۱۲) وہ بہت بڑے محدث تھے۔ رات کے وقت حدیث بیان کرتے۔

تہذیب میں ہے: "وكان من المُتقنين في الحديث"

امام مالک کے تلمیذ اور مؤطا کے رُواۃ سے ہیں امام نسائی اور بعض دوسرے ائمہ نے ان کی روایتِ مؤطا کو عبداللہ بن یوسف کے مؤطا پر ترجیح دی ہے۔ ابنُ المدینی نے فرمایا:

"لاأُقدم من رواة الموطا احداً اعلى القعنبي" (۱۳)

امام بخاری نے ان سے ایک سو تیئس (۱۲۳) اور امام مسلم نے ستّر حدیثیں لی ہیں امام مالک کے پاس قعنبی آئے تو امام مالک نے فرمایا:

"قوموا بنا الى خير أهل الارض"

امام ابوداؤد نے "السنن" کا افتتاح قعنبی کی حدیث سے کیا ہے۔ محدث عظیم آبادی غایۃُ المقصود میں لکھتے ہیں:

"احد الأعلام في العلم والعمل"

اور اس افتتاح حدیث کے جمیع شیوخ مدنی ہیں۔ امام بخاری نے تو مکی شیخ سے اپنی الجامع کا افتتاح کیا اور امام ابوداؤد نے مدنی شیخ سے احتراماً و تادباً۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(سراج احمد سرہندی نے اس سند میں ابو سلمہؒ عن المغیرۃ کو ابو سلمہؒ منصور بن سلمہ لکھ دیا ہے جو صریح غلط ہے کیونکہ ابو سلمہؒ منصور عاشرہ سے ہیں اور وہ امام مالک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابو سلمہؒ (جو مغیرۃ بن شعبہؓ سے راوی ہیں) تابعی ہیں۔ امام ترمذی نے ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری لکھا ہے)

اور سلیمان بن حرب ابو ایوب بھی بصری ہیں۔ مکہ کے قاضی اور وہاں سکونت پذیر رہے تہذیب میں ہے:

"روی عنہٗ البخاری وابوداؤد وروی لہ الباقون بواسطۃ"

محمد بن یحییٰ الذہلی اور حمیدی نے بھی ان سے حدیث اخذ کی ہے۔

الغرض بڑے پایہ کے محدث تھے۔ بغداد میں ان کی مجلسِ حدیث میں کئی ہزار آدمی حاضر ہوتے۔ ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔ بلخ میں قتیبہ بن سعید سے اور مصر میں احمد بن صالح اور دیگر شیوخ سے سماع کیا۔

علاوہ ازیں ابراہیم بن بشار الرمادی، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، علی بن المدینی (۲۵۰ھ) الحکم بن موسیٰ، خلف بن ہشام البزار (۲۲۹ھ)، سعید بن منصور ابو عثمان المروزی (۲۲۷ھ)، سہل بن بکار الدارمی، ابو بشر البصری (۲۲۸ھ)، شاذ بن فیاض، ابو عبیدہ البصری واسمہٗ حلال (۲۲۵ھ)، ابی معمر عبداللہ بن عمر المقعد، عبدالرحمٰن بن المبارک العیشی، عبدالسلام بن المطہر (۲۲۴ھ) عبدالوہاب بن نجدہ (۲۳۲ھ)، علی بن الجعد (۲۳۰ھ)، عمرو بن عون الواسطی البصری، عمرو بن مرزوق، محمد بن الصباح الدولابی (۲۲۷ھ)، محمد بن المنہال الضریر (۲۳۱ھ)، محمد بن کثیر العبدی البصری (۲۲۳ھ)، مسدد بن مسرہد (۲۲۸ھ)، معاذ بن اسد اور یحییٰ بن معین وغیرہم۔

الحاصل امام داؤد نے مندرجہ ذیل مراکزِ حدیث سے استفادہ کیا جن میں بغداد، بصرہ، مکہ، مصر، شام، دمشق، خراسان، جزیرہ، حلب، کوفہ، فاسطؒ، حمص، تیس، حران، مرو، بلخ، رَی، وغیرہا بلاد شامل ہیں اور بغداد میں امام احمد بن حنبل سے متصل رہے اور ان سے خصوصی تعلق پیدا کرلیا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شیوخ ابی داوٗد:

آپ کے شیوخ کی تعداد اَن گنت ہے جن میں سے نمایاں ترین کے نام گزر چکے ہیں، تفصیل کے لئے تہذیبُ الکمال للمزی سے رجوع کریں (۱۴)

تلانذہ کا سلسلہ:

امام موصوف نے بصرہ کے امیر کی خواہش پر بصرہ میں مسند تدریس کو زینت بخشی اور پھر جب کبھی بغداد جاتے تو وہاں بھی ''السنن'' روایت کرتے۔ امام موصوف کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور ذہبیؒ نے تذکرہ اور النبلاء میں جو تلامذہ ذکر کئے ہیں ہم انہی کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں جن میں ''السنن'' کے رواۃ بھی شامل ہیں۔

''حدث عنه ابوعیسی فی جامعه والنسائی کما قیل وابوعوانة (۱۵)

امام ترمذی نے اپنی جامع میں دو جگہ امام ابوداوٗد کا ذکر کیا ہے۔ اول ابواب الوتر میں ایک سند پر جرح کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: (۱٦)

''سمعت أبا داؤد السجزی یعنی سلیمان بن الاشعث یقول: سالت احمد بن حنبل، عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم فقال: اخوه عبدالله لاباس به

اور پھر امام ترمذی نے ابوابُ الادعیہ کے آخر میں حضرت انس والی شِسع نعل والی حدیث امام ابوداوٗد سے روایت کی ہے: (حدثنا أبو داؤد سلیمان بن الاشعث السجزی الخ)

اور امام نسائی نے بھی اپنے السنن میں متعدد مواضع میں حدثنا ابوداوٗد کہا ہے (۱۷) لیکن اس سے مراد سلیمان بن الاشعث السجزی ہے کیونکہ یہ ابوداوٗد........ سلیمان، النفیلی، عبدالعزیز بن یحیٰی المدنی، علی بن المدینی، عمرو بن عوف، مسلم بن ابراہیم اور ابوالولید الطیالسی سے روایت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شیوخِ سبعہ صاحبُ السنن کے شیوخ ہیں گو ان میں سے بعض سے روایت میں سلیمان بن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سیف الحرانی ابو داؤد بھی شریک ہے اور امام نسائی اس سلیمان حرانی سے روایت میں معروف ہیں۔

اور امام نسائی نے کتاب الکنی میں حدثنا سلیمان بن الاشعث السجزی صریحاً نام کے ساتھ امام ابو داؤد کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ بھی ابہام نہیں ہے غالباً اس بناء پر حافظ ابن عساکر النبل میں لکھتے ہیں:

"ان النسائی یروی عن أبی داود السجزی" (۱۸)

بلکہ امام نسائی نے امام ابو داؤد سے جرح بھی نقل کی ہے دیکھئے ترجمہ ابو توبہ، اخبرنا سلیمان بن الاشعث..... الخ

اور امام ابو داؤد کے شرف کے لئے یہی کافی ہے کہ امام السنہ امام احمد بن حنبل نے ان سے حدیثُ العتیرہ لکھی ہے اور روایت بھی کی ہے (۱۹)۔

حافظ ذہبی نے یہ حدیث النبلاء اور المیزان میں عبدالرحمٰن بن قیس کے ترجمہ میں ذکر کی ہے اور ابنِ قیس پر سخت جرح کی ہے اور لکھا ہے: (۲۰)

هذا حديث منكر، تكلم في ابن قيس من أجله وانما المحفوظ عن حماد بهذا السند حديث "اماتكون الزكاة الامن اللبة"

تاہم اس کی سند میں ابو العشراء مجہول ہے۔ امام احمد کا قول ہے:

"ما اعرف انه يروى عن ابی العشراء حديث غير هذا"

امام بخاری لکھتے ہیں:

في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر" (۲۱)

اور ابن قیس پر دوسرے ائمہ نے بھی جرح کی ہے تاہم امام ذہبیؒ نے لکھا ہے۔ (۲۲)

"رواه ابو داود فی غیر سننه"

کلماتِ ثنائیہ:

امام ابو داؤد فقہ و حدیث اور فنِ عللُ الحدیث کے ماہر تھے اور ان کا شمار ائمہ جرح و تعدیل

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی نے موصوف کو الامام الثبت، سید الحفاظ لکھا ہے اور النبلاء میں ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"الامام، شیخ السنہ، مقدمُ الحفاظ، محدثُ البصرۃ امام ابوداؤد علماء عاملین سے تھے"

بعض ائمہ کا قول ہے: (۲۳)

"امام ابوداؤد اپنی سیرت و عادات میں امام احمد کے مشابہ تھے اور امام احمد وکیع کے، اور وکیع سفیان کے اور سفیان منصور کے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم علقمہ کے اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اور حضرت ابن مسعود اپنی ہدی اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مشابہ سمجھے جاتے"

امام حاکم لکھتے ہیں:

"ابوداؤد امام اھل الحدیث فی عصرہ بلا مدافعۃ" (۲۴)

اور ابوبکر الخلال کا قول ہے:

"ابوداؤد الامام المقدم فی زمانہ لم یسبق الی معرفتہ بتخریج العلوم وبصرہ بمواضعہ، رجل ورع مقدم" (۲۵)

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد حدیث اور فنونِ حدیث کے امام ہونے کے ساتھ کبار فقہاء میں شمار ہوتے جیساکہ ان کی سُنن سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ امام احمد کے نُجباء اصحاب سے تھے۔ مدتِ مدید تک امام احمد کی مجلس میں رہے اور اصول و فروع میں نہایت دقیق مسائل کے متعلق سوالات کئے: (۲۶)

احمد بن محمد بن یاسین لکھتے ہیں:

"کان ابوداؤد آحد حفاظ الاسلام بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وعلمہ وعملہ وسندہ، فی أعلی درجات النسک والعفاف والصلاح والورع، من فرسان الحدیث" (۲۷)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ابو حاتم بن حبان کا قول ہے:

"ابو داؤد احد ائمة الدنیا فقهاً وعلماً وحفظاً و نسکاً وورعاً وا تقاناً

جمع وصنّف وذبّ عن السنن" (۲۸)

حافظ ابن مندہ نے موصوف کو حدیث کے ارکانِ اربعہ میں شمار کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"الذین خرّجوا و میّزوا الثابت من المعلول و الخطأ من الصواب

اربعة: البخاری و مسلم، ثم أبو داؤد و النسائی"

تاریخِ رجال پر نظر:

امام ابوداؤد تاریخِ رجال کے بھی ماہر تھے۔ امام زہری کے متعلق فرماتے ہیں:

"ان کو صرف تیرہ صحابہ سے سماع حاصل تھا۔ پھر ان صحابہ کے اسامی ذکر کئے ہیں

یعنی انس، سہل، السائب، سنین بن ابی جمیلہ، محمود بن ربیع، رجل من بلی، ابن ابی

صعیر، ابوامامہ بن سہل، ابن عمر، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمٰن بن

ازہر" (۲۹)

نیز امام ابوداؤد نے کہا:

"لیث (مصری) نے امام زہری سے بلاواسطہ بھی روایت کی ہے اور حسبِ ذیل

چار کے واسطہ سے بھی"

عن خالد بن یزید، عن سعید بن ابی ہلال، عن ابراہیم بن سعد، عن صالح بن

کیسان عن الزھری"

امام ابوداؤد کے سامنے جب یہ حدیث بیان کی گئی:

"ایاکم والزنج فانہ خلق مشوہ"

تو امام نے فرمایا: "جو شخص یہ حدیث بیان کرے اسے متہم بالکذب سمجھو واقعی یہ حدیث

حافظ ابن القیم نے "المنار المنیف" میں موضوعات کے ضمن میں ذکر کی ہے" (۳۰)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

امام زہری کے متعلق امام ابوداؤد فرماتے ہیں :

"امام زہری سے کل دو ہزار دو سو احادیث مروی ہیں جن میں نصف کے قریب تو مُسند ہیں اور دو صد احادیث غیر ثقات سے مروی ہیں اور مختلف فیہ احادیث تو پچاس سے متجاوز نہیں ہیں یعنی وہ احادیث جن میں تفرد پایا جاتا ہے"

اخلاق و شمائل :

امام ابوداؤد عالم باعمل تھے اور ورع و نسک اور عفاف و صلاح کے ساتھ متصف تھے اور عادات و شمائل میں اپنے شیخ احمد بن حنبل کے مشابہ تھے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

اب ہم ذہبی کی کتاب "النبلاء" اور تاریخِ بغداد سے باقی تلامذہ نقل کرتے ہیں : [31]

"ابراهیم بن حمدان العاقولی، ابوالطیب (۱) احمد بن ابراهیم بن الاشنانی البغدادی نزیل الرحبة راوی السنن عنه، ابو حامد احمد بن جعفر الاشعری الاصبهانی، ابوبکر النجاد، ابو عمرو (۲) احمد بن علی بن حسن البصری راوی السنن عنه و احمد بن داؤد بن سلیم (۳) و ابو سعید بن الاعرابی راوی السنن عنه بفوات و ابوبکر احمد بن محمد الخلال الفقیه، و احمد بن محمد بن یٰسین الهروی و احمد بن المعلی الدمشقی، و اسحاق بن موسی الرملی الوراق ابی داؤد و اسماعیل بن محمد الصفار و حرب بن اسماعیل الکرمانی و الحسن بن صاحب الشاشی و حسن بن عبد اللّٰہ الذارع و الحسین بن ادریس الهروی و زکریا بن یحییٰ الساجی و عبد الله بن احمد الاهوازی عبدان، و ابنهٗ ابوبکر بن ابی داؤد و ابوبکر بن ابی الدنیا و عبد الله بن اخی ابو زرعه و عبد الله بن محمد بن یعقوب و عبد الرحمٰن بن خلاد الرامهرمزی و علی (۴) بن الحسن بن العبد الانصاری أحد رواة السنن و علی بن عبد الصمد ماغمه [32] و عیسیٰ بن سلیمان البکری و الفضل بن عباس بن ابی الشوارب و ابوبشر الدولابی الحافظ و ابو علی (۵) محمد بن احمد اللؤلؤی راوی السنن (۶) و محمد بن بکر بن داسه التمار من رواة السنن و محمد بن احمد بن یعقوب المتوثی البصری راوی "کتاب القدر" لهٗ و محمد بن جعفر الفریابی و محمد بن خلف بن المرزبان و محمد بن رجاء البصری و ابو سالم محمد بن سعید الادمی و ابوبکر محمد بن عبد العزیز الهاشمی المکی و ابو اسامه (۷) محمد بن عبد الملک الرواس راوی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"السنن" بفوتات و ابو عبید محمد بن علی بن عثمان الآجری الحافظ و محمد بن مخلد العطار الخضیب و محمد بن المنذر الشکر و محمد بن یحییٰ بن مرداس السلمی و ابوبکر محمد بن یحییٰ الصولی و ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی"

واضح رہے کہ تذکرہ میں امام ذہبیؒ نے رواۃ السنن کا ذکر یکجا کیا ہے کیونکہ اس میں ترتیب ابجدی نہیں ہے یہاں ہم نے ان کو (   ) کے اندر نمبروں سے نمایاں کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ذکر کرنے کے بعد ذہبی لکھتے ہیں:

"فھو لاء سبعة رواة سننه"

ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

امام ابوداؤد سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ہے لیکن سب سے آخر میں جس نے امام سے روایت کی وہ احمد بن سلیمان النجار ہے (۴۳)

تالیفات:

امام موصوف نے مندرجہ ذیل متعدد تالیفات چھوڑیں ہیں، جو ان کے "باقیات صالحات" میں شمار ہوتی ہیں:

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب القدر
(۴) الناسخ والمنسوخ (۵) کتاب التفرد (۶) کتاب فضائل الاعمال
(۷) کتاب المسائل (۸) کتاب الزہد (۹) کتاب دلائل النبوۃ
(۱۰) کتاب الدعاء (۱۱) ابتداء الوحی (۱۲) کتاب اخبار الخوارج

امام موصوف کے تلامذہ نے یہ کتب مصنفؒ سے روایت کی ہیں اور علماء حدیث نے اپنی اسانید کے ساتھ ان سے روایت کی ہیں۔ اب ہم ان روایات پر روشنی ڈالتے ہیں:

(۱) کتاب المراسیل:

یہ دراصل تو کتاب "السنن" کا حصہ ہے اور کتاب العلل ترمذی کی طرح السنن کے آخر میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہی مطبوع ہے اور کتاب السنن ابو علی اللؤلؤی کی روایت کے ساتھ ہے اور ابو علی اللؤلؤی سے، ابو عبداللہ الحسین بن بکر بن محمد الوراق البصری المعروف بالہراس نے، الہراس سے ابوذر الہروی نے اور الہروی سے ابوالولید الباجی اور ابوالعباس العذری نے اور ان سے "ابو علی الغسانی" روایت کرتے ہیں اور ابو علی الغسانی سے حافظ ابن حجر العسقلانی باسنادہ المذکور فی دیباچہ فتح الباری....... روایت کی ہے۔ تو یہ نسخہ بھی غالباً ابن حجر کا ہے۔

نیز اللؤلؤی سے المحدث الرحال مسلمہ بن القاسم الزیات [۳۴] (۳۵۳ھ) بھی راوی ہیں یہ روایت ابن خیر اشبیلی نے اپنے "فہرسہ" میں نقل کی ہیں۔

علامہ حازمی نے الناسخ والمنسوخ میں المراسیل کی بعض احادیث ابن داسہ عن ابی داؤد روایت کی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "کتاب السنن" کے جمیع رواۃ ......المراسیل کے بھی رواۃ ہیں مگر عدمِ تصریح کی وجہ سے ان کی روایت پردۂ خفا میں چلی آرہی ہے (واللہ اعلم)

(۲) کتابُ الزہد:

امام ابوداؤد نے دو کتابُ الزہد لکھی ہیں:

(الف) جس میں زُہد کے متعلق صرف احادیثِ مرفوعہ جمع کی ہیں یہ نسخہ ابن داسہ کی روایت سے ہے۔ ابنِ خیر نے "الفہرسہ" میں انہیں اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(ب) کتابُ الزھد: جس میں صحابہ اور تابعین کے اقوال جمع کئے ہیں یہ ابوسعید ابن الاعرابی کی روایت سے ہے۔

(۳) کتاب التفرد:

یعنی وہ احادیث جن کی روایت میں اہلِ بلد متفرد ہیں۔ ابنِ خیر نے اپنے "الفہرسہ" میں ابن داسہ کی روایت سے اس کو ذکر کیا ہے جو ابو علی الغسانی عن ابن عبد البر کے طریق سے ہیں۔

(۴) کتاب دلائل النبوۃ (اعلام النبوۃ):

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہ بھی ابوعلی الغسانی کا نسخہ ہے جو ابنِ داسہ کی روایت سے ہے۔ ابوعلی الغسانی عن ابن عبدالبر عن ابی عبداللہ بن محمد بن عبدالمومن عن ابی بکر محمد بن داسہ

(۵) کتابُ القدر:

رواہ عنہ محمد بن احمد بن یعقوب المتونی البصری [۳۵] .... حافظ ابنِ حجر نے اس کو الاصابہ میں ذکر کیا ہے۔ (۱۰۵/۳)

(۶) کتاب النّاسخ والمنسوخ:

بروایة ابی بکر احمد بن سلیمان الفقیه النجاد عن المؤلف

(الفہرسہ لابنِ خیر، ص ۴۷)

(۷) کتاب المسائل:

امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے جو سوالات کئے اور امام نے جو جوابات دیئے۔

(۸) ابتداءُ الوحی:

(۹) کتاب فضائل الاعمال:

(۱۰) کتاب الدعاء:

(۱۱) کتاب اخبار الخوارج:

(۱۲) المسائل التی خالف فیہا الامام احمد بن حنبلؒ:

یہ کتاب امام ابوداؤد کی روایت سے ہے۔ غالباً اس کا مخطوطہ امام ابوداؤد کے نسخہ سے منقول ہے جو مکتبۂ الظاہریہ دمشق میں محفوظ ہے۔

(۱۳) إجابته على سوالات أبي عبيد محمد بن علي عثمان الآجری

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۱۴) رسالة في وصف تاليفه لكتاب السنن (ط بتحقيق الكوثري)

(۱۵) کتاب السنن، زیرِ نظر مقالہ میں اسی کا تعارف مقصود ہے۔

کتابُ السُّنن

پہلے گذر چکا ہے کہ امام ابوداوٗد محدث فقیہ تھے اور انہوں نے اپنی "السنن" میں احادیثِ احکام جمع کی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں زہد و فضائل، اعمال اور تفسیر وغیرہ کے متعلق احادیث معدوم ہیں اور کتاب کی یہی بڑی خوبی ہے۔ چنانچہ ابوداوٗد کی کتاب السنن کی خصوصیات کے ضمن میں علماء نے لکھا ہے:(۳۶)

"ولابي داؤد في حصر احاديث الاحكام واستيعابها ماليس لغيره"

امام ابوداوٗد نے اپنی السنن کی تکمیل اپنے عہدِ شباب میں کرلی تھی جبکہ امام احمد بن حنبل ابھی حیات تھے چنانچہ انہوں نے السنن کی تالیف کے بعد امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اس کی تحسین کی اور جلد ہی ان کی کتاب کو علمی حلقوں میں قبولیت حاصل ہوگئی چنانچہ ابن مخلد دوری لکھتے ہیں۔(۳۷)

"ثم لما صنّف السنن و قرأه على الناس صار كتابه لاهل الحديث كالمصحف يتبعونه، وأقر له اهل زمانه بالحفظ والتقدم فيه"

علامہ خطابی معالم السنن شرحُ السنن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"امام ابوداوٗد کی کتاب السنن بلاشبہ عُمدہ کتاب ہے کہ علم دین میں کوئی ایسی تصنیف نہیں ہوئی اور اسے تمام لوگوں میں قبولیت حاصل ہوئی ہے اور تمام علماء اور فقہاء کے طبقوں کے درمیان اسے حَکم کی حیثیت حاصل ہے۔ اہل عراق، مصر اور بلاد مغرب کے لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں"

علامہ ابن حزم کا بیان کہ ایک دفعہ حافظ سعید بن السکن کی مجلس میں اصحاب حدیث کی ایک

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جماعت حاضر ہوئی۔ حدیث کی کتابوں کے سلسلہ میں باہم مذاکرہ ہوا تو ابنُ السکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر گئے اور کتابوں کے چار قماطر (بستے) لاکر ان کے سامنے ڈال دیئے اور فرمانے لگے: (۳۸)

"ھذہ قواعد الاسلام کتاب مسلم و کتاب البخاری و کتاب ابی داؤد و کتاب النسائی"

یعنی یہ اصولِ اربعہ ہیں اور اگر ترمذی کو بھی ان کے ساتھ شامل کرلیا جائے تو محدثین کے نزدیک ان کو "اصولِ خمسہ" کہا جاتا ہے۔

اور حافظ ابو عبداللہ ابنِ مندہ نے بھی ان چار کتابوں کو اصلُ الاصول قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"الائمة الاربعة الذین أخرجوا الصحیح و میّز والثابت من سقیمه و خطأه من صوابه هُم البخاری و مسلم و أبوداؤد والنسائی" (۳۹)

الغرض علماء محدثین نے "السنن" پر الصحیح کا اطلاق کیا ہے اور اس کو احکام میں جامع قرار دیا ہے علامہ خطابی معالم السنن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"امام ابوداؤد سے پہلے جتنی جوامع اور سنن لکھی گئیں ان میں احکام کے علاوہ مواعظ و آداب وغیرہ پر تمام انواع حدیث جمع کی گئی تھیں امام ابوداؤد پہلے محدث ہیں جنہوں نے صرف احکام کی احادیث کو جمع کیا اور محدثین کو اپنی طرف متوجہ کرلیا"

احادیثِ سنن:

امام ابوداؤد اپنے "رسالۂ مکیہ" میں لکھتے ہیں: (۴۰)

"میں نے پانچ لاکھ احادیث جمع کیں اور ان سے انتخاب کرکے السنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث جمع کیں۔ ان میں صحیح اور صحیح کے قریب حدیثیں ہیں۔ بعض ضعیف بھی ہیں لیکن جن روایات میں سخت کمزوری پائی جاتی ہے وہ میں نے بیان کردی ہے اور بعض ضعیف الاسناد بھی ہیں اور جن پر میں نے سکوت کیا ہے تو وہ میرے نزدیک

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

صالح ہیں"

اور لکھتے ہیں:

وبعضها اصح من بعض ....اور بعض احادیث دوسری بعض سے اَصح ہیں یعنی صحت کے اعتبار سے مختلف مراتب پر ہیں اور یہ بھی لکھا ہے: ذکرت فیها الصحیح وما یشبهه وما یقاربه اس میں بھی اختلافِ مراتب کی طرف اشارہ ہے۔

الغرض مولف نے اپنے "رسالہ مکیہ" میں "السنن" کی احادیث کی حیثیت واضح کردی ہے اور بتادیا ہے کہ میں نے کن شرائط کے تحت احادیث جمع کی ہیں اب ہم امام کے اس جملہ کی تشریح پر "وما سكت عنه فهو صالح" علماء کے خیالات کاذکر کرتے ہیں اس کے بعد سُنن ابی داوٗد کے شرائط کا جائزہ لیں گے۔

عراقی لکھتے ہیں کہ "صالح" اَی للاحتجاج .... لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابوداوٗد ضعیف حدیث پر بھی سکوت کرجاتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسکوت عنہ حسن اصطلاحی کے درجہ میں نہیں ہوسکتی الا یہ کہ دوسرے متابعات اور شواہد سے انہیں قوت حاصل ہوجائے۔ اور امام مسلم جن ضعیف رواۃ کی احادیث متابعات و شواہد میں لائے ہیں امام ابوداوٗد ان کو اصول میں لے آئے ہیں جیسے لیث بن ابی سلیم اور عطاء بن السائب وغیرھما ہیں پس ابوداوٗد نے اپنے سنن میں جن احادیث سے سکوت کیا ہے ان کے چار اقسام قرار دیئے جاسکتے ہیں:

(۱) وہ احادیث جو صحیحین میں ہیں یا شرطِ صحت پر ہیں۔

(۲) وہ احادیث جو حسن لذاتہ کے قبیل سے ہیں۔

(۳) وہ احادیث جو حسن لغیرہ ہیں......أی من قبیل الحسن إذا اعتضد......

اور یہ دونوں قسم یعنی (۲،۳) سُنن میں بکثرت موجود ہیں۔

(۴) وہ جو ضعیف ہیں مگر ایسے راوی کی روایت سے نہیں ہے جس کے ترک پر اجماع ہوچکا ہو حافظ ابن حجر ان ہرچہار اقسام کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں۔ [۴۱]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"وكل هذه الاقسام عنده تصلح للاحتجاج بها"

یعنی امام ابو داؤد کے نزدیک حدیث ضعیف سے بھی احتجاج جائز ہے اگر اس باب میں صحیح حدیث میسر نہ ہو کیونکہ لوگوں کی رائے سے تو بہرحال حدیث ضعیف بہتر ہے۔ یہی قول ابنِ مندہ کا ہے۔ یہی قول امام احمد بن حنبل کا ہے۔ چنانچہ حافظ محمد بن ابراہیم بن منذر نیسابوری (۳۱۸ھ) سے روایت ہے کہ امام احمد، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے احتجاج کرتے اذلم یکن عندہ فی الباب غیرہ "(۴۲) اور امام احمد کو رائے سے نفرت تھی اور یہی طریق امام ابو داؤد کا تھا۔ واللہ اعلم

اسی تشابہ کی بناء پر حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا:

"اعتبرت مسند أحمد فوجدته مُوَا فِقًا لشرط أبي داود"

بلکہ "التوسل والوسیلہ" میں حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"شرط احمد أجود من شرط أبي داؤد" (۴۳)

یہی وجہ ہے کہ امام احمد نے بہت ایسے رُواۃ سے اجتناب کیا ہے جن سے اصحابِ سنن ابی داؤد اور ترمذی روایت کرتے ہیں:

عراقی نے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے جو یہ لکھتے ہیں کہ ابو داؤد کا سکوت حجت ہے۔

علامہ عراقی لکھتے ہیں:

"امام ابو داؤد تو ابن لہیعہ، صالح مولی التوءمۃ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، موسیٰ بن وردان، مسلمہ بن الفضل اور دلہم بن صالح وغیرہ سے احتجاج کرتے ہیں اور ان مدلسین کی معنعن روایات بھی لے آتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ رواۃ کی احادیث پر امام داؤد کے سکوت کی وجہ سے ان کی تقلید جائز نہیں ہے۔ بلکہ دیکھنا چاہیے کہ ان کا متابع ہے یا نہیں اگر متابع ہو اور اَوثق کی مخالفت نہ ہو تو احتجاج جائز ہے اور اگر اوثق کی مخالفت ہو تو وہ روایت من قبیل منکر ہے"

اسی طرح سُنن میں منقطع اور مدلسین کی معنعن روایات بھی ہیں تو ان کی روایات کو ہم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محض ابوداؤد کے سکوت کی وجہ سے حسن کیسے کہہ سکتے ہیں؟

وجوہِ سکوت:

امام ابوداؤد کا سکوت متعدد وجوہ کی بناء پر ہوتا ہے۔

(۱) پہلے اس پر کلام ہو چکا ہو۔

(۲) بوجہ ذھول کے

(۳) راوی کا ضُعف واضح ہونے اور ائمہ کے بالاتفاق اس کی روایت کو مطروح قرار دینے کی وجہ سے۔

(۴) نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے...... کَمَا مَرَّ

(۵) بعض اوقات اس حدیث پر اپنی کسی دوسری کتاب میں کلام کی ہوتی ہے اس لئے السنن میں سکوت سے کام لیتے ہیں مثلاً السنن میں محمد بن ثابت العبدی عن نافع ردِ سلام میں ابنِ عباس والی روایت ذکر کی ہے اور اس پر سکوت کیا ہے[۴۴] اور کتابُ التفرد میں اس پر کلام کی ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

"لم یتابع احد محمد بن ثابت علی هذا قال أحمد بن حنبل: هو حدیث منکر."[۴۵]

سننِ ابی داؤد اور منقطع و مبہم روایات:

وہ احادیث جن میں انقطاع یا ابہام پایا جاتا ہے۔ ابوداؤد میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور مدلسین کا ضعف بھی مذکور ہے۔

(۱) کتاب الطهارة: باب الرجل یتبوّء لبوله: حدثنی شیخ کان یحدّث عن ابی موسی...... اس میں شیخ مبہم ہے اور کان یحدث میں جہالت ہے یہ اور اس قسم کی متعدد احادیث ہیں جن پر امام نے سکوت فرمایا ہے۔ تو محض سکوت پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہ اعتراض اس وقت ہوتا ہے جب جملہ "فَھُوَ صَالِح" کو "صالح للحجة" کے معنی میں لیں لیکن اگر صالح کے معنی عام ہوں یعنی صالح للحجة وللإستشهاد أو للمتابعة تو پھر اعتراض نہیں ہوسکتا کہ امام ابوداوُد ضعیف سے احتجاج کرتے ہیں للذا کسی حدیث پر سکوت کی صورت میں ان کی تقلید نہیں ہوسکتی۔

جن مواضع پر امام نے سکوت کیا ہے ان پر غور کیا جائے گا کہ کیا ان میں افراد پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر افراد پایا جاتا ہے تو معنی اول پر محمول ہوگا اور اگر نہیں پایا جاتا تو معنی ثانی پر حمل کیا جائے گا۔ چنانچہ امام نوویؒ لکھتے ہیں :

"وفي سنن ابي داؤد أحاديث ظاهرة الضّعف ولم يبيّنها مع أنه متفق على ضعفها فلابد من تاويل كلامه.... فعلى هذا ماوجدنافي كتابه مطلقاً ولم يصحّحه غيره من المعتمدين ولا ضعّفه فهو حسن عندأبي داؤد"

تاہم امام نوویؒ شرح المذہب میں اپنی اس تحقیق کی مخالفت کرتے ہیں اور امام ابوداوُد کے محض سکوت کی وجہ سے استدلال کرلیتے ہیں اور اپنے اِس اُصول کو چھوڑ دیتے ہیں :

"الاأن يظهر في بعضها أمر يقدح في الصحة والحسن وجب ترك ذالك (٤٦)

ابن الصلاح لکھتے ہیں :

"اگر کوئی حدیث سنن میں مذکور ہو اور اس کی صحت کا علم نہ ہوسکے تو سمجھ لیجئے کہ امام کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے

"ابن رشید فہری لکھتے ہیں :

"ایسی حدیث حسن ہی نہیں بلکہ بعض اوقات صحیح بھی ہوتی ہے"

امام ذہبیؒ اور سکوت ابی داوُد :

امام ذہبیؒ نے امام ابوداوُد کے سکوت پر فیصلہ کُن بات لکھی ہے وہ لکھتے ہیں :

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"فكتاب ابى داود أعلى مافيه من الثابت ماأخرجه الشيخان و ذلك نحومن شطر الكتاب ثم يليه ماأخرجه أحد الشيخين و رغب عنه الآخر ثم يليه مارغبا عنه وكان أسناده جيدا سالما من علة و شذوذ، ثم يليه ماكان اسناده صالحا و قبله العلماء لمجيئه من وجهين لينين فصاعدا يعضد كل اسناد منهما الآخر ثم يليه ماضعف اسناده لنقص حفظ راو به فمثل هذا يمشيه أبو داؤد ويسكت عنه غالبا ثم يليه ماكان بين الضعف من جهة راو به فهذا لا يسكت عنه بل يوهنه غالبا و قد يسكت عنه بحسب شهرته و نكارته (۴۷) والله اعلم

خلاصہ کلام ذہبیؒ :

امام ذہبیؒ کے ان ریمارکس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنن ابی داؤد کی احادیث چھ قسم پر ہیں:

(۱) جو شیخان کی شرط پر ہیں۔

(۲) کسی ایک کی شرط پر ہیں۔

(۳) جن کی اسناد جید ہے اور شذوذ و علت سے پاک ہے۔

(۴) جن کی اسانید صالح ہیں اور دوسری اسناد سے اسے قوت حاصل ہے۔

(۵) کسی راوی کے ضُعف کی وجہ سے اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(٦) جو بیّن طور پر ضعیف ہے۔

امام ذہبیؒ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی ممارست اور تتبع سے لکھا ہے ورنہ امام ابوداؤد کے کلام میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ احادیثِ سنن کی پوری چھان بین کرنا ہو تو اطرافِ مزی کا مطالعہ ضروری ہے۔ یا پھر احوالِ رجال کی معرفت کے سلسلہ میں "میزان الاعتدال" للذہبیؒ نہایت عمدہ کتاب ہے تاہم سنن ابی داؤد کے سلسلہ میں ان دونوں سے بہتر تلخیص منذری کی ہے کہ انہوں نے ہر اس مقام پر کلام کیا ہے جس میں احتمال پایا جاتا ہے اور جو احادیث صحیحین میں پائی جاتی ہیں ان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی نشان دہی کردی ہے اور پھر امام ترمذی نے جن احادیث کو صحیح یا حسن کہا ہے وہاں امام ترمذی کا کلام نقل کردیا ہے اور منذری کی یہ تلخیص لؤلؤی کے نسخہ کی ہے جو ابن داسہ کے نسخہ سے ترتیب میں مختلف ہے۔ مُحدث عظیم آبادی لکھتے ہیں :

"واختصر السنن لأبی داوٗد من روایة اللؤلؤی وقد أحسن فی اختصاره وتهذیبه وعزو أحادیثه وإیضاح عِلَله" (۴۸)

مگر امام ابوداوٗد نے مسکوت عنہ کو صالح قرار دیا ہے جو صحیح و حسن دونوں کو شامل ہے کیونکہ امام ابوداوٗد تقسیم ثنائی کے قائل تھے۔ تقسیم ثلاثی کا تو سب سے پہلے علامہ خطابی نے اعلان کیا ہے پس امام ابوداوٗد کا "صالح" صحیح اور حسن دونوں کو شامل ہے۔

علامہ ابوالفتح یعمری لکھتے ہیں :

"امام ابوداوٗد بھی امام مسلم کی طرح حدیثِ حسن کے قائل نہیں تھے۔ امام مسلم نے مقدمہ میں ضعیف، واہی سے مجتنب رہنے کا اعلان کیا ہے اور امام ابوداوٗد نے اس کی تبیین کو لازم قرار دیا ہے لہٰذا امام ابوداوٗد اور مسلم کی شرط میں یک گونہ تشابہ پایا جاتا ہے یعنی امام مسلم نے واہی حدیث سے تعرض نہیں کیا اور امام ابوداوٗد نے تعرض تو کیا ہے مگر تبیین کے ساتھ تو پھر ابن الصلاح امام ابوداوٗد کی بجائے خود امام مسلم پر کیوں اعتراض نہیں کرتے۔"

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ :

"امام ابوداوٗد نے یہ شرط بیان کی ہے کہ وہ اپنی کتاب میں صحیح اور اس کے قریب یا ملتی جلتی احادیث لائیں گے اور امام مسلم نے کہا کہ تمام صحیح روایات ہم شعبہ اور مالک کے پاس نہیں پاتے لہٰذا نزول کے ساتھ لیث بن ابی سلیم، عطاء بن السائب اور زیاد بن ابی زیاد کی روایات لیں گے کیونکہ فی الجملہ عدالت و صدق کا لفظ ان کو بھی شامل ہے اور ستر و صدق اور تعاطی العلم کے تحت یہ بھی داخل ہیں گو حفظ و اتقان میں متفاوت ہیں لہٰذا دونوں میں کوئی تفاوت نہیں ہے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

امام مسلم نے صحیح کی شرط لگائی لہٰذا وہ تیسرے طبقہ کی حدیث سے دُور رہے اور امام ابوداؤد نے تیسرے طبقہ کی روایات درج تو کیں مگر ساتھ ان کا ضُعف بیان کردیا اور "بعضہا أصح من بعض" کہہ کر تفاوت کی طرف اشارہ کردیا جب کہ امام مسلم نے دو طبقے قرار دے کر تفاوت کی طرف اشارہ کردیا ہے اور امام ابوداؤد نے بھی "فہو صالح" کہہ کر صحت کی شرط کی طرف اشارہ کردیا ہے اور یہ صحت عام ہے جو صحیح و حسن دونوں کو شامل ہے۔

وجوہِ ترجیح:

تاہم شرط میں اس تشابہ کے باوجود درج ذیل وجوہ کی بنا پر صحیح مسلم کو سُنن پر تقدم حاصل ہے:

(ا) صحیح مسلم کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے اور اس کی صحت پر اجماع ہوچکا ہے مگر ابوداؤد کو یہ درجہ حاصل نہیں ہے۔

(ب) امام مسلم نے صحت کی شرط لگائی ہے مگر امام ابوداؤد نے صحت کی شرط نہیں لگائی۔

اب آخر میں ہم امام ذہبیؒ کا تبصرہ نقل کرتے ہیں جو دراصل احادیثِ سنن کا بہترین تجزیہ ہے:

السنن میں نصف کے قریب تو وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں مذکور ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ ہیں جو صحیح مسلم میں ہیں مگر امام بخاری نے ان کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔ پھر اس کے بعد وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں مگر وہ ان کی اسانید جید اور علت و شذوذ سے پاک ہیں اس کے بعد وہ ہیں جن کی سند صالح ہے اور دو یا دو سے زیادہ ضعیف طُرق کے ساتھ آنے کی وجہ سے علماء نے ان کو قبول کیا ہے پھر وہ احادیث ہیں جن کی اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے۔ وہ ضُعف راوی میں حفظ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ امام ابوداؤد اس کو گوارا کرتے ہیں اور شہرت کی وجہ سے اس پر سکوت اختیار کرتے ہیں۔گویا علامہ ذہبیؒ نے احادیثِ سنن کے چھ درجات قرار دیئے ہیں اور یہ ان کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پنی تتبع ہے اور مصنف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے مطابق نہیں ہے لہٰذا اہلِ فن کو چاہیے کہ سکوت عنہ کی تحقیق کریں اور اس معاملہ میں سب سے زیادہ معاون کتاب الاطراف للمزی ہو سکتی ہے۔ یا پھر مختصر للمنذری ہے جنہوں نے طُرقِ حدیث کے ساتھ امام ترمذی کی تصحیح یا تحسین کو بھی نقل کر دیا ہے۔

سُنن ابی داوٗد کے نسخے

مؤلف سے "السنن" کے رواۃ عموماً سات ذکر کیے گئے ہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے تذکرہ میں ان ـوں میں سے ہر ایک کے ساتھ راویٔ "السنن" ہونے کی تصریح کی ہے جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری

(۲) ابو اسامہ محمد بن عبد الملک بن یزید الرواس روای السنن .فوا تات

(۳) ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد المعروف بابن الاعرابی المتوفی ۳۴۰ھ

(۴) ابو علی اللؤلؤی محمد بن احمد بن عمرو البصری اللؤلؤی ۳۳۱ھ

(۵) ابو بکر محمد بن عبد الرزاق بن داسہ المتوفی ۳۴۵ھ

(۶) ابو سالم محمد بن سعید الجلودی

(۷) ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری راوی "السنن" عنہ

ان اسماءِ سبعہ کا ذکر کرنے کے بعد امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: [۴۹]

"فهولاء السبعة رَوَوْا عنه السنن"

پھر النبلاء میں علامہ ذہبیؒ نے ان رواۃِ سبعہ پر دو کا اضافہ کیا ہے اس طرح کل نو ہو جاتے ہیں[۵۰]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

(۸) ابوالطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن الاشنانی البغدادی نزیل الرحبہ

(۹) ابوعیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید الوراق الرملی، المتوفی ۳۲۰ھ

مذکورہ رواۃِ تسعہ امام مؤلف سے ان کی السنن اور بعض دیگر تالیفات روایت کرتے ہیں۔

اور محمد بن احمد بن یعقوب المتوثی کا نام راوی کتابُ "القدر" کی تصریح سے مذکور ہے۔(۵۰)

محدث محمد شمس الحق العظیم آبادی نے مقدمہ "غایۃُ المقصود" شرح سنن ابی داوٗد میں صرف چار حفاظ کے نسخوں کا ذکر کیا ہے۔(۵۱) یعنی:

(۱) اللؤلؤی

(۲) ابن داسہ

(۳) الرملی

(۴) ابن الاعرابی

اب ہم ان نسخوں کے متعلق کچھ معلومات پیش کرتے ہیں:

(۱) نسخہ اللؤلؤی (۵۲)

علامہ لؤلؤی نے ۲۷۵ھ میں مؤلف سے روایت کیا ہے اور یہ نسخہ مشرق اور دیارِ ہند میں متداول ہے اور "سنن ابی داوٗد" سے عندالاطلاق یہی نسخہ مراد ہوتا ہے۔ محدث عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"روی عن أبی داؤد هذا السنن فی المحرم سنة خمس و سبعين ومائتين و روايته أصح الروايات وأجودها لانها من آخر ما أملی المؤلف و عليها مات، وهی المتداولة فی المشرق والهند

اور محدث اللؤلؤی کی وفات ۳۳۳ھ میں ہوئی ہے علامہ ذہبیؒ نے ان کو "المحدث الصدوق" لکھا ہے۔ اللؤلؤی کے تلمیذ ابوعمر الہاشمی کا بیان ہے:

"کان أبوعلی اللؤلؤی قد قرء کتاب السنن علی أبی داؤد عشرين سنة

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وکان یدعی وراق أبی داؤد"

لؤلؤی سے "السنن" کو ابوعمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد الہاشمی (۳۲۲ھ - ۴۱۴ھ) اور حافظ ابوعبداللہ الحسین بن بکر بن محمد الوزان المعروف بالبراس نے روایت کیا ہے اور الوزان سے ابو ذر الہروی (عبد بن احمد بن محمد المالکی) نے اور الہروی سے ابو الولید الباجی نے اور یہ تمام روایات ابن خیر اشبیلی نے اپنے فہرسہ میں ذکر کی ہیں [۵۳] اور ہاشمی سے ابوبکر الخطیب نے، اور الوزان کا بیان ہے:

"أحضرني والدی سماع سنن أبی داؤد وأنا ابن ثمان سنین فأثبت حضوری ولم یثبت السماع ثم فی التاسعة من عمری فعل کذلک ثم سمعت وأنا ابن عشر سنین فأثبت حینئذ سماعی"

علامہ ذہبیؒ لؤلؤی کے متعلق لکھتے ہیں:

"ابو علی اللؤلؤی راویة السنن عن أبی داؤد مدة طویلة یقرء السنن للناس" [۵۴]

اور ابوعمر الہاشمی (۴۱۴ھ) راوی السنن عن اللؤلؤی کے متعلق خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

"وکان ثقة أمینا وَلِیَ القضاءَ بالبصرة وسمعت منه سنن أبی داؤد وغیرها" [۵۵]

اور بغداد میں بھی وارد ہوئے۔ سمعانی نے بھی ان کو السنن کا آخری راوی لکھا ہے اور ہاشمی نے ابنِ داسہ کے نسخہ سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"والزیادات التی فی روایة ابن داسة حذفها أبو داؤد فی آخر الأمر لما رابه فی الاسناد"

(۲) نسخہ ابن داسہ

الشیخ ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ [۵۶] (متوفی ۳۴۶ھ) البصری

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

التمار...... راویٔ "السنن"

ابوداؤد سے "السنن" کا سماع کیا۔ ان سے ابو سلیمان حمد الخطابی (۳۱۸ھ)، ابوبکر المقری، ابوالحسین ابن جمیع، ابو علی الحسین بن محمد الرودباری و غیرہم نے روایت کیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"وهو آخر من حدث بالسنن كاملا من أبي داؤد و قد عاش بعده أبوبكر النجاد عامين و عنده عن أبي داؤد احاديث من السنن و جزء الناسخ و المنسوخ"

اور ابنِ داسہ سے بالا جازہ حافظ ابو نعیم اصبہانی نے روایت کی ہے۔ مغرب میں یہی نسخہ مُتداول اور معروف ہے اور لؤلؤی کے نسخہ جیسا ہے صرف تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

(۱) ان سے ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی کی روایت معروف ہے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: (۵۷)

سمع أباسعيد ابن الاعرابي بمكة و أبابكر ابن داسة بالبصرة

اور خطابی نے خود بھی کہا ہے:

"قرأت بالبصرة السنن على ابي بكر ابن داسة سنة ۳۴۵ھ"

(۲) ابنِ داسہ سے دوسرے راوی ابو محمد عبداللہ بن عبدالمؤمن القرطبی ہیں جو ابنِ عبدالبر کے قدماء شیوخ سے ہیں اور انہوں نے سب سے آخر میں ابوداؤد سے السنن کاملاً روایت کیا ہے۔

(۳) ابو علی الحسین بن محمد الروزباری ۴۰۳ھ، ذہبی لکھتے ہیں: (۵۸)

سمع ابن داسة وحدث بسنن أبي داؤد بنيسابور و عقد له مجلس في الجامع و توفي ۴۰۳ھ" (۵۹)

(۴) ابو عمر احمد بن سعید بن حزم

(۵) ابو حفص عمر بن عبدالمالک الخولانی

(۶) امام ابو علی الحسن ابن داؤد السمرقندی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۷) حافظ ابونعیم اصبہانی احمد بن عبداللہ (۴۳۰ھ) وھو آخر من رواہ بالاجازۃ، علی القاری

(۸) محمد بن عبداللہ بن الحسن الامام ابوالحسین المعروف بابن اللبان الفرضی امامِ مصر (۴۰۲ھ) [۶۰]

سبکی طبقات میں لکھتے ہیں:

"سمع .... ابن داسة و حدث عنه ببغداد بسنن أبي داؤد فسمع منه القاضي ابو الطيب الطبري (توفي ۴۰۲ھ) سماعه من ابن داسة عن أبي داؤد"

(۹) ابوبکر النجاد کے متعلق بغدادی لکھتے ہیں: [۶۱]

"سمع أبا داؤد السجستاني وارتحل إليه وهو خاتمة أصحابه"

(۳) نُسخہ الرملی:

تقریباً ابنِ داسہ کے نسخہ کے برابر ہے۔ رملی امام ابوداؤد کے وراق ہیں ان سے ابوعمر احمد بن رحیم بن خلیل نے یہ نسخہ روایت کیا ہے:

غایۃ المقصود میں ہے:

"قال ابن دحيم حدثنا أبو عيسى الرملي ۳۱۷ھ"

(۴) نسخہ ابن الاعرابی [۶۲]

الامام المحدث الحافظ ابوسعید الاعرابی البصری (۲۴۶ھ ---- ۳۴۰ھ)

انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم نزیل مکہ د شیخ الحرم الحسن بن الصباح زعفرانی، عباس بن محمد الدونی وغیرہما سے سماع کیا، شیوخ سے ایک بڑی معجم کی تخریج کی، علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"جمع وصنّف وحمل "السنن" عن أبي داؤد و له في غضون الكتاب زيادات في المتن والسند، وكان كبير الشان، عالي الاسناد"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان سے محمد بن احمد بن جمیع العیداوی وغیرہ کثیر تعداد نے روایت کی ان سے رواۃ السنن حسب ذیل ہیں:

(۱) ابو اسحاق ابراہیم بن علی التمار

(۲) ابو عمر احمد بن سعید بن حزم

(۳) ابو حفص عمر بن عبدالمالک الخلانی

ابن الاعرابی کی روایت میں سقوط و نقصان ہے، کتاب الفتن والملاحم والحروف والخاتم نہیں ہے اور کتاب اللباس بھی نصف کے قریب ساقط ہے اور کتاب الوضوء والصلوٰۃ سے بھی بہت سے اوراق غائب ہیں۔ شیخ ابوالضیاء عبدالرحمٰن بن علی بن عمر الدیلع الشیبانی تلمیذ سخاوی نے اس کی تصریح کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ کتاب النکاح کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے ابو علی غسانی لکھتے ہیں:

"وقابلت کتابی بنسخة أبی محمد الشیبانی عن أبی ذر و لیس فی روایة ابی سعید الاعرابی...... ولیس فیها من کتاب الوضوء و النکاح اوراق کثیرة" واحادیث خرجها من روایته عن شیوخه وروی اکثرها عن أبی أسامة محمد بن عبدالمالک الرواس عن أبی داؤد علی حسب ماقد قیدته من کتاب أحمد بن سعید بن حزم"

اس کے بعد ابو علی الجیانی لکھتے ہیں:

"ورواية ابی بکر بن داسة اکمل الروایات کلها ورواية أبی عیسی الرملی تقاربها وقد قیدت هذه الروایات الثلاث فی کتابی و الحمد لله"

اور جو ابو عیسیٰ الرملی کے نسخہ سے میری کتاب میں موجود ہے وہ میں نے احمد بن رحیم اور ابو القاسم حمید بن ثوابہ الجذامی کی کتابوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کا میں نے اپنے نسخہ سے مقابلہ کیا ہے اور میرے پاس جو سنن ابی داؤد کا نسخہ ہے وہ میں نے ابو حفص الخولانی سے اخذ کیا ہے جو انہوں نے مکہ میں ۳۴۰ھ کو ابو سعید الاعرابی کو پڑھ کر سنایا تھا اور پھر عراق پہنچ کر بصرہ میں ۳۴۱ھ کو ابن داسہ کی مجلس میں اس کی تصحیح کی تھی جبکہ سنن کی ان پر قراءۃ ہو رہی تھی۔ مزید جیانی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

خولانی والے نسخہ کی مجھے ابو سعید الاعرابی اور ابنِ داسہ دونوں سے اجازہ حاصل ہے اور میں نے ابنِ داسہ والا نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اس میں ابنُ الاعرابی اور ابو عیسیٰ الرملی دونوں کو ضم کردیا ہے جو چھ جلدوں میں ہے۔

(۵) نسخہ العبدی

ابوالحسن العبدی کے نسخہ میں رُواۃ کی ایک جماعت اور اسانید پر زائد کلام ہے جو لؤلؤی کے نسخہ میں نہیں ہے اور جیسا کہ ہم پہلے سکوت ابی داؤد کی بحث میں ابنِ حجر سے نقل کرچکے ہیں۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں:

"ومما ينبه عليه أن سنن أبي داؤد تعدّدت رواتها عن مصنفيها ولكل أصل و بينها تفاوت حتى في وقوع البيان في بعضها دون بعض ولا سيما في رواية أبي الحسن العبدى ففيها من كلامه أشياء زائدة على رواية غيره" (۲۳)

(۶) ابو اسامہ محمد بن عبد المالک بن یزید الرواس

اس کی روایت میں فوات ہیں۔

(۷) ابو سالم محمد بن سعید الجلودی

(۸) ابو الطیب احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن الاشنانی البغدادی

(۹) ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری

شروحِ سنن ابی داؤد:

سنن ابی داؤد کی طرف علماء نے توجہ دی ہے اور اس پر شروح، حواشی مختصرات اور مصنفات لکھی ہیں جو مستخرجات کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ شروح گو صحیحین کے برابر نہیں ہیں تاہم ان سے سنن ابی داؤد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۱) معالم السنن شرح الامام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی الخطابی المتوفی (۳۸۸ھ) اپنے وقت کے فقیہ، مُحدّث اور ادیب تھے۔ متعدد تصانیف چھوڑیں جن میں سے "غریب الحدیث"...... "معالم السنن شرح السنن لابی داوٗد" اور "اعلام السنن شرح البخاری" مشہور ہیں۔ آپ ابو علی الصفاء اور ابو جعفر الرزاز کے تلمیذ تھے۔

علامہ سمعانی لکھتے ہیں:

"جلیل القدر فاضل تھے۔ ابو سعید ابنُ الاعرابی سے مکہ میں سماع کیا اور بصرہ میں ابوبکر ابن داسہ کے سامنے زانوِ تلمذ کیا امام حاکم ابو عبداللہ عبدالغافر فارسی اور جہابذۃ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔"

ان کی یہ شرح لؤلؤی کے نسخہ پر ہے۔ ابو شہبہ لکھتے ہیں:

"شارح نے سنن کے لغات اور اختلافِ روایات سے بحث کی ہے اور مواضعِ مشکلہ کو حل کیا ہے اور استنباطِ احکام کی طرف توجہ دی ہے۔ آپ نے اہلِ علم کی ایک جماعت کی طلب پر یہ شرح لکھی ہے"۔

یہ شرح حلب میں طبع ہوئی پھر احمد محمد شاکر اور محمد حامد الفقی کی تحقیق سے قاہرہ سے نشر ہوئی (۱۹۴۸ء)

(۲) شرح الزوائد علی الصحیحین:

الشیخ العلامہ، سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (۸۰۴ھ) کی تالیف ہے۔

(۳) شرح الشیخ ابو زکریا محی الدین یحیٰی بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ (شارحِ مسلم) وغیرہ یہ صرف ایک قطعہ کی شرح ہے اور "نووہ" دمشق کے قریب ایک قریہ کا نام ہے اس کی طرف نسبت نوَوی و نواوی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۴) شرح قطب الدین ابوبکر یمنی شافعی ۶۵۲ھ

(۵) شرح الحافظ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم العراقی ۸۲۶ھ

مفصل شرح ہے اول کتاب السجود تک سات جلد ہیں اور ایک جلد صیام، حج اور جہاد میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے اگر مکمل ہو جاتی تو اندازہ ہے کہ چالیس جلدوں میں پوری ہوتی۔

علامہ عراقی،سراج الدین البلقینی کے تلمیذ تھے بہت سی کتب کے مؤلف ہیں علامہ سیوطی نے حسنُ المحاضرہ میں ان کے حالات درج کئے ہیں حافظ ابنِ حجر آپ کے تلامذہ سے تھے۔ النکت علی ابن الصلاح شرح المهمات، شرح جمع الجوامع اور شرح تقریب الاسانید وغیرھا کتب کے مؤلف ہیں۔

(۶) شرح مغلطائی بن قلیج...... الامام الحافظ علاؤ الدین کی یک صد سے اوپر تصانیف ہیں۔ شروح حدیث میں شرح البخاری، شرح ابن ماجہ اور شرح سنن ابی داوٗد معروف ہیں۔ یہ شرح غیر مکمل ہے (دیکھیے حسنُ المحاضرۃ و کشفُ الظنون)

(۷) شرح الشیخ جلال الدین السیوطی ۹۱۱ھ شرح کا نام "مرقاۃُ الصعود" ہے۔ اس کا مختصر حاشیہ ابو داوٗد پر مطبوع ہے۔ درجات مرقاۃ الصعود تالیف علی بن سلیمان الدمنتی الباجمعوی، اسی طرح بقیہ صحاح ستہ پر بھی ان کے حواشی معروف ہیں۔

(۸) شرح الشیخ ابی الحسن نورالدین محمد السندی ابن عبدالھادی ۳۸-۱۱۳۹ھ، شرح کا نام "فتح الودود" ہے [۶۴]

(۹) شرح العلامہ بدرالدین محمود بن احمد العینی الحنفی ۸۵۵ھ

(۱۰) شرح الشھاب عمر ابن رسلان بن نصر البلقینی المتوفی ۸۰۵ھ، یہ شرح آٹھ جلدوں میں ہے، علامہ حسین بن محسن الانصاری نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ شارح حافظ ابن حجر عسقلانی کے تلامذہ سے تھے۔ مولانا محدث عظیم آبادی لکھتے ہیں:

"هو شرح حافل لم تكتحل مثله العيون طالعت قطعة منه فوجدته شرحا جيدا و ينقل فيه عن شيخه الحافظ ابن حجر"

(۱۱) شرح الشیخ شھاب الدین ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم ابن ھلال المقدسی ۷۶۵ھ، علامہ مزی کے تلامذہ سے تھے۔ شرح کا نام "انتماء السنن و اقتفاء السنن" [۶۵] ہے، ۷۱۴ھ کو پیدا ہوئے۔ حدیث کی طرف توجہ دی۔ ابنِ عبدالدائم کے اصحاب سے سماع کیا ذکرہ الذھبی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

فی المعجم المختصر۔

(۱۲) شرح السنن مولانا وحید الزمان بن مسیح الزمان طبع لاہور (۱۸۸۲ء) حجاز پہنچ کر علامہ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم الشرقی سے سندِ حدیث حاصل کی۔ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں۔ ان میں سے ایک ترجمہ ابی داوٗد مع تشریحات ہے۔

(۱۳) عونُ المعبود شرح ابی داوٗد، بعض نے اسے شیخ شرفُ الحق کی طرف منسوب کیا ہے جو کہ محدث شمس الحق کے بھائی تھے اور شیخ عظیم آبادی نے عونُ المعبود کے علاوہ غایۃُ المقصود کے نام سے سنن ابی داوٗد کی شرح شروع کی تھی جو نامکمل رہی ان کی پہلی جلد شارح کی زندگی میں طبع ہوگئی تھی جس کے ساتھ مختصرالمنذری اور تہذیب السنن ابن القیم بھی شامل ہے۔

(۱۴) المنہل العذب المورود شرح السنن لابی داوٗد: الشیخ الفاضل محمود بن محمد بن الخطاب السبکی (۱۳۵۲ھ) کی تالیف ہے۔ کتاب المناسک سے باب التلبیہ تک ہے۔ شیخ امین محمود ازہری نے اسکے اتمام کا عزم کیا ہے۔

سنن ابی داوٗد کی بعض مختصرات بھی ہیں جن میں مختصرالمنذری اور اس مختصر کی تہذیب لابن القیم معروف ہیں۔ یہ دونوں معالم السنن الخطابی کے ساتھ مطبوع ہیں۔

(۱۵) بذل المجہود شرح ابی داوٗد: مولانا خلیل احمد السہارنپوری کی تالیف ہے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴، تاریخ بغداد ۹/۵۵، مقدمہ غایۃ المقصود اللمعۃ الثانیہ

(۲) النبلاء ۱۲/۲۲۰ نیز وفیات لابن خلکان (۴) النبلاء ۱۲/۲۰۴

(۳) تاریخِ بغداد ۹/۵۶ والنبلاء ۱۲/۲۰۴ (۵) النبلاء ۱۲/۲۲۱

(۶) تاریخ بغداد ص ۲۱۱ ج ۴ —— (۷) طبقات ابنِ سعد ص ۳۰۴ ج ۷ و تہذیبُ التہذیب ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱۰ —— (۸) تہذیب ۲۱۱ ج ۵ و ابن سعد —— (۹) ابنِ سعد ص ۳۰۰ ج ۷ و تہذیب ج ۱۱ ص ۴۵ —— (۱۰) تہذیب ج ۱۰ ص ۳۳۳ —— (۱۱) النبلاء ۱۲/۲۰۴ —— (۱۲) تہذیبُ التہذیب ۶/۳۲ —— (۱۳) حوالۂ سابق —— (۱۴) النبلاء ۱۳/۲۰۴ —— (۱۵) النبلاء ۱۲/۲۰۴ —— (۱۶) تحفۃُ الاحوذی ج ۱ ص ۳۴۳ —— (۱۷) ج ۴ ص ۲۹۲ —— (۱۸) النبل

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ص ۱۲۲ ــــ (۱۹) البدایہ والنہایہ ۵۵/۱۱ ــــ (۲۰) النبلاء ۲۱۱/۱۲ ــــ (۲۱) تہذیب ۱۶۷/۱۲ ــــ (۲۲) میزانُ الاعتدال للذہبی ۵۸۳/۲ ــــ (۲۳) تذکرہ ۵۹۳/۲ و النبلاء ۲۱۶/۱۲ و البدایہ ۵۵/۱۱ ــــ (۲۴) النبلاء ۱۲/ والسبکی ج ۲ ص ۲۹۵ ــــ (۲۵) السبکی ۲۹۵/۲ والنبلاء ۲۱۱/۱۲ ــــ (۲۶) النبلاء ۲۱۵/۱۲- حوالۂ سابق، چنانچہ وہ سوالات ایک کتاب کے شکل میں علامہ رشید رضا کے مقدمہ کے ساتھ مدون ہو کر طبع ہو چکے ہیں بنام "مسائل الامام احمد روایہ ابی داؤد" ــــ (۲۷) حوالہ سابق- ــــ (۲۸) تہذیب التہذیب ۱۷۲/۴ ــــ (۲۹) النبلاء ۲۱۹/۱۲ ــــ (۳۰) المنار المنیف ص ۱۰۱ و النبلاء ۲۱۷/۱۲ ــــ (۳۱) تاریخ بغداد ۱۶/۴ ــــ (۳۲) النبلاء ۲۲۹/۱۲ رقم ۲۱۳ ــــ (۳۳) البدایہ والنہایہ ۵۵/۱۱-۵۶ وقال: وقد ذکرنا ترجمتہ فی "التکمیل" وذکرنا ثناء الائمہ علیہ ــــ (۳۴) النبلاء ۱۱۰/۱۶ ــــ (۳۵) ابنِ عساکر ۲۷۲/۷-۲۷۳ ــــ (۳۶) مقدمہ غایۃ المقصود مقدمہ معالم السنن ــــ (۳۷) تہذیب التہذیب ۱۷۲/۴ والنبلاء ۲۱۲/۱۳، ــــ (۳۸) النبلاء ۲۱۲/۱۳ ــــ (۳۹) تہذیب التہذیب ــــ (۴۰) غایۃ المقصود مقدمہ، النبلاء ۲۱۲/۱۲ ــــ (۴۱) النکت علی ابن الصلاح ۴۳۵/۱ و توضیح الافکار ۱۹۷/۱ ــــ (۴۲) میزان الاعتدال ۲۶۵/۳ الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم (۲۳۸/۶) و شرح علل الترمذی لابن رجب ص ۲۴۱ ــــ (۴۳) ص ۸۲ ــــ (۴۴) کتابُ الطہارۃ "باب التیمم فی الحضر" ــــ (۴۵) النکت ۴۴۲/۱، محمد بن ثابت العبدی پر یہ کلام سنن کے موجودہ نسخہ میں موجود ہے ممکن ہے حافظ ابن حجر کے نسخہ میں نہ ہو ــــ (۴۶) التقریب ــــ (۴۷) النبلاء ۲۱۴/۱۲، تنقیح الانظار ج ۱ ص ۲۱۶-۲۱۷ ــــ (۴۸) مقدمہ غایۃ المقصود ــــ (۴۹) تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲ ــــ (۵۰) النبلاء ۲۰۵/۱۳-۲۰۶ ــــ (۵۱) مقدمہ غایۃ المقصود ــــ (۵۲) ترجمہ: العبر ۲۳۴/۲، الوافی ۳۹/۲، مرآۃ الجنان ۳۱۲/۲، شذرات ۳۳۴/۲، النبلاء ۳۰۷/۱۵ ــــ (۵۳) فہرسہ ابن خیر ــــ (۵۴) العبر ۲۳۴/۲ ــــ (۵۵) بغدادی ۴۵۱/۱۲ و العبر ۱۱۷/۳ ــــ (۵۶) العبر ۲۷۳/۲، شذرات ۳۷۳/۲، النبلاء ۵۳۸/۱۵ ــــ (۵۷) تذکرۃ ۱۰۱۹/۳، طبقات سبکی ۱۸۱/۳ ــــ (۵۸) النبلاء ۲۱۹/۱۷ ــــ (۵۹) الانساب ۱۸۰/۶.... ابو بکر النجاد کے حالات: تاریخ بغداد ۱۸۹/۴ تذکرہ ۸۶۸، العبر ۲۷۸/۲، میزان الاعتدال ۱۱/۱، شذرات ۳۷۱/۲ ــــ (۶۰) تاریخ بغداد ۴۷۲/۵، اللباب ۱۲۶/۳، الوافی ۳۱۹/۳، النجوم الزاہرۃ ۲۳۱/۴ الانساب (اللبان)، العبر ۸۰/۳، طبقات سبکی ۱۵۴/۴، شذرات ۱۶۴/۳ ــــ (۶۱) تاریخ بغداد ۱۸۹/۴، تذکرہ ۸۶۸، العبر ۲۷۸/۲، میزان الاعتدال ۱۰۱/۱، شذرات ۳۷۶/۲ ــــ (۶۲) طبقات سلمی ۴۲۷، حلیہ الاولیاء ۳۷۵/۱۰، المنتظم ۳۷۱/۶، تذکرۃ الحفاظ ۸۵۲/۳، العبر ۲۵۲/۲، البدایہ ۲۲۶/۱۱، لسان المیزان ۳۰۸/۱، النجوم ۳۰۶/۳ شذرات ۳۵۴/۲ ــــ (۶۳) مقدمہ ... التعلیق المغنی ... القاضی المحدث حسین بن محسن الانصاری الیمانی ترجمہ: نفح العرف — (۶۴) معجم المؤلفین رضا کحالہ ۲۹۲/۱۰ — (۶۵) الدرر الکامنہ ۲۳۲/۱، نفحۃ الوطنین (۲/۶۴)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ